بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

قارئینِ برہان کو یہ معلوم ہو کر صدمہ ہوگا کہ ۲۴ نومبر کو برادرِ عزیز مولانا سعید احمد ایم اے کی والدہ ماجدہ کا سانحۂ ارتحال پیش آگیا، بڑھاپے کے باوجود بھی ایسے آثار نہیں پائے جاتے تھے کہ مرحومہ اسقدر جلد پیامِ اجل کو لبیک کہنے والی ہیں۔ ۱۹ نومبر (جمعہ) کی صبح تک بالکل تندرست تھیں۔ معمول کے مطابق اپنے اکلوتے بیٹے کے کمرے میں ریڈیو پر کلامِ پاک سننے کے لئے تشریف لائیں قرآن مجید کے بعد نعت سنی الحمد شریف کے بعد مزامیر کے ساتھ سازِ شروع ہوا تو اسی وقت اٹھکر اندر چلی گئیں، بیٹا پکارتا رہا بوا! یہ بھی تو نعت ہی ہے اسے بھی سنتی جاؤ۔ بولیں نہیں میاں اس کے ساتھ باجا ہے۔" بس یہ آخری گفتگو تھی جو ماں بیٹے میں ہوئی، مولانا سعید احمد کالج چلے گئے، مشکل سے چند منٹ ہوئے ہوں گے کہ مرحومہ کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا نہایت خوفناک حملہ ہوا۔ اسی وقت بے ہوشی طاری ہوگئی، مکمل بے ہوشی کی یہ کیفیت آخر وقت تک قائم رہی، یہاں تک کہ پچھلے روز ۲۴ نومبر (چہارشنبہ) کی صبح کو نقشہ بجے روحِ جسمِ خاکی سے پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان پانچ دنوں میں معالجہ کی بہتر سے بہتر تدبیریں کی گئیں لیکن ساعتِ معین آپہنچی تھی کوئی علاج کامیاب نہیں ہوا اور بالآخر "بوا" ہم سب سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئیں۔

"بوا" آج دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کے اوصاف ان کے چھوٹوں کو ہمیشہ یاد رہیں گے، وہ اول درجہ کی کریم النفس بااخلاق منجان ومرنج خاتون تھیں۔ عابدہ، معتکفہ، زہد و اتقا کا پیکر، خاشعات، متصدقات، صائمات، حافظات، ذاکرات کی پہلی صف میں بیٹھنے والیں، جود و سخا اور شفقت و مودت کا بے مثل نمونہ، اکلوتے بیٹے کی شادی اس وقت تک نہیں کی جب تک اپنے ساتھ لیجا کر اس کو حج نہیں کرالیا۔ بیٹا ہونے پر منت بھی مانی تو کیسی انوکھی" الٰہ العالمین تو نے مجھے بیٹا دیا ہے جب تک اس کو حج نہیں کرالوں گی اس کی شادی نہیں کروں گی"۔ رحمہا اللہ رحمۃً واسعۃً۔

ناظرین سے دعائے مغفرت کی استدعائے خصوصی ہے کہ ان کے محترم اور محبوب مدیر کی والدہ کا ان پر بہرحال کچھ حق ہے۔

پچھلے دنوں نینی جیل کے ایک ذمہ دار افسر نے ازراہِ ناعاقبت اندیشی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے ساتھ جو گستاخی کی تھی اس کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ اچھا ہوا کہ حکومت یوپی کے اعلان کے مطابق افسر مذکور